الواح الصنادید

پروفیسر محمد اسلم استاد شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور

شاہراہ قائدین کراچی پر واقع سوسائٹی کے قبرستان میں متعدد مشاہیر دفن ہیں۔ اُن میں سے بعض حضرات کا ذکر قسطِ اوّل میں آگیا ہے۔ اسی قبرستان کی جنوبی دیوار کے قریب پٹرول پمپ کے عین عقب میں دیوار سے اندازاً بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب سیّد رئیس احمد جعفری محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ اُن کی لوحِ مزار ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔ بائیں جانب کے "صفحہ" پر یہ عبارت منقوش ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ھو اللہ احد ٥ اللہ الصمد ٥ لم یلد ولم یولد ٥ ولم یکن لہ کفواً احد ٥

دائیں جانب کے "صفحہ" پر یہ عبارت کندہ ہے:

۷۸۶

سیّد رئیس احمد جعفری کی قبر سے اندازاً پچاس میٹر جانب شمال مغرب مشفق خواجہ کے والد بزرگوار، مجلّہ "اسلام" اور "الاسلام" کے مدیر، خواجہ عبدالوحید کی قبر ہے۔ ان کی لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

خواجہ عبدالوحید

پیدائش ۳ر جنوری ۱۹۰۱ء

وفات ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء

خواجہ عبدالوحید مرحوم کی قبر سے اندازاً پچاس میٹر جانب مشرق علامہ عبدالعزیز میمن آسودۂ خاک ہیں۔ ان کی لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علامہ عبدالعزیز میمن

تاریخ ولادت ۲۳ر اکتوبر ۱۸۸۸ء

تاریخ وفات ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۸ء

مطابق بروز جمعہ ۲۳ ذلقعدہ ۱۳۹۸ھ

قبرستان کے صدر دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ اندازاً بارہ میٹر کے فاصلہ پر حکیم محمد سعید، چیرمین، ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی اہلیہ محترمہ کی قبر ہے۔ ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت منقوش ہے:-

بیگم نعمت حکیم محمد سعید

جو ٹوٹا نعمتِ دنیا سے رشتہ

درِ رحمت پہ لائی فکر عقبیٰ

کہا نعمت تری حاضر ہے مولا

ملے صدقہ محمد مصطفیٰ کا

تو رضواں نے درِ جنت پہ آکر

کہا: لاتقنطوا من رحمۃ اللہ

۱۴۰۱ھ

وفات ۱۷ر شوال المکرم ۱۴۰۱ھ / ۱۸ر اگست ۱۹۸۱ شمسی

مرحومہ بیگم صاحبہ کی تاریخ وفات وحیدہ نسیم صاحبہ نے لکھی تھی۔

اگر صدر دروازے سے داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ مڑ جائیں تو چھ سات میٹر کے فاصلہ پر پاکستان کے سابق وزیر خزانہ محمد شعیب قریشی کی قبر دکھائی دیتی ہے۔ موصوف مولانا محمد علی جوہرؒ کے داماد تھے اور ان کا نام نہرو رپورٹ کے زمانے سے سیاست میں آنے لگتا ہے۔ ان کی لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تولوا نجنا شعیباً برحمۃ منا[1]

۱۳۸۱ھ

مزار

محمد شعیب قریشی

تاریخ ولادت: ۳۰ر جون ۱۸۸۹ء مطابق ۱۳۰۸ھ

تاریخ وفات: ۲۵ر فروری ۱۹۶۲ء مطابق ۱۳۸۱ھ

شعیب قریشی کے پہلو میں ان کی اہلیہ دفن ہیں۔ ان کی لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رشیدہ گلنار

بنت

مولانا محمد علی مرحوم جوہر

زوجہ

---

[1] اصل آیت یوں ہے: وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا شُعَیۡبًا وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا ...... سورۂ ہود: ۹۴۔

شعیب قریشی

ولادت رام پور ۳۰ر دسمبر ۱۹۱۲ء

وفات کراچی ۲۳ر نومبر ۱۹۵۴ء

رشیدہ گلنار کی قبر سے جانب شمال مشرق چار میٹر کے فاصلہ پر نواب جوناگڈھ کی قبر ہے۔ اس کی لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آرامگاہ

کرنل ہز ہائی نس نواب سر محبت خان جی رسول خان جی. این کیو، اے؛ جی، سی، آئی، ای؛ کے سی، ایس، آئی؛

والیٔ ریاست جوناگڈھ۔

پیدائش ۲ر اگست ۱۹۰۰ء - وفات ۷ر نومبر ۱۹۵۹ء۔

سوسائٹی کی عالیشان مسجد کے جنوب مغربی کونے سے اندازاً پچاس میٹر کے فاصلہ پر مشہور نامہ نگار سُرور بارہ بنکوی دفن ہیں۔ ان کا انتقال ڈھاکہ میں ہوا تھا لیکن ان کی میّت تدفین کے لیے کراچی لائی گئی۔ ان کی لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سرور بارہ بنکوی

ولادت	رحلت
۳۰ر جنوری ۱۹۳۰ء	۱۳ر اپریل ۱۹۸۰ء

نعت

اللہ اللہ میرا ایسا رتبہ اور میں ... جاگتی آنکھوں سے دیکھوں خوابِ طیبہ اور میں

دم بخود ہیں آج دونوں میری دنیا اور میں بارگاہ صاحب یٰسین و طٰہٰ اور میں
مجھ کو اذن باریابی اور اس انداز سے آپ پر قربان میرے اجداد و آبا، اور میں
آج اِن آنکھوں کو بینائی کا حاصل مل گیا روبروئے گنبد خضرا کا جلوہ اور میں

میں جہاں ہوں اب مجھے محسوس ہوتا ہے سرور
جیسے پیچھے رہ گئے ہوں میری دنیا اور میں

قبرستان ملک پلانٹ میں ایک چار دیواری کے اندر املی کے پیڑ کے نیچے پاکستان کے نامور مؤرخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور ان کی اہلیہ نایاب بیگم (م ۲۳ر نومبر ۱۹۶۵ء) محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ قریشی صاحب کی لوحِ مزار پر آیت الکرسی کے حاشیے کے اندر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝

یا اللہ یا محمد

ڈاکٹر الحاج اشتیاق حسین قریشی
بانئ مقتدرہ قومی اردو زبان
پیدائش ۲۰ر نومبر ۱۹۰۳ء پٹیالی ہندوستان
وفات ۱۵ر ربیع الاول ۱۴۰۱ھ
مطابق ۲۲ر جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعرات

قاطع طوقِ غلامی تیری اک ضربِ گراں
شان سے لہرا رہا ہے پرچم قومی زباں
لہلہایا گلشنِ اردو تیری تدبیر سے
سربلندی کا عجب موقع ملا تقدیر سے

شمالی ناظم آباد کا قبرستان "سخی حسن" کے نام سے موسوم ہے۔ اس قبرستان میں داخل ہوتے ہی اندازاً بیس میٹر کے فاصلہ پر برلب سڑک علامہ محمود احمد عباسی اور ان کی اہلیہ شکیلہ بیگم (م ۱۴ ستمبر ۱۹۷۵ء) کی قبریں ہیں۔ علامہ موصوف اپنی تصانیف "خلافت معاویہ ویزید" اور "تحقیق مزید" کی بنا پر مشہور ہوئے۔ ان کی لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل من علیھا فان

محمود احمد عباسی

تاریخ وفات

۱۰ مارچ ۱۹۷۴ء

علامہ صاحب کی قبر سے چند قدم کے فاصلے پر ایک وسیع و عریض احاطے میں مشہور نومسلم بزرگ شہید اللہ فریدیؒ کا مزار ہے لیکن اس پر ابھی کتبہ نہیں لگا۔ موصوف حضرت ذوقی شاہ کے مرید تھے اور انھیں جناب وارث حسن کوڑہ جہاں آبادیؒ سے خلافت ملی تھی۔ مؤخر الذکر بزرگ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ تھے۔

اس قبرستان کی مشرقی دیوار کے قریب، جہاں سڑک ختم ہوتی ہے، لبِ سڑک علامہ اقبال مرحوم کے بڑے فرزند آفتاب اقبال کی آخری آرامگاہ ہے۔ ان کا انتقال لندن میں ہوا تھا لیکن میّت دفن کے لیے کراچی لائی گئی۔ پہلے انھیں کورنگی میں حضرت مفتی محمد شفیعؒ کے پہلو میں دفن کرنے لگے تھے لیکن ان کے عقاید واضح نہیں تھے بعض لوگ انھیں قادیانی سمجھتے تھے اس لیے مفتی صاحب کے قریب انھیں جگہ نہ مل سکی۔ ان کی لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آفتاب اقبال

فرزند اکبر

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

تاریخ پیدائش: ۲۳ر جون ۱۸۹۸ء

تاریخ وفات: ۱۳ر اگست ۱۹۷۹ء

یہی عبارت انگریزی میں کندہ ہے۔ تعویذ کے دونوں جانب چاروں قل اور آیت الکرسی منقوش ہے۔

سخی حسن کے چوک میں، جہاں سے بہزاد لکھنوی روڈ شروع ہوتی ہے، ایک وسیع احاطے کے اندر ٹین کی چھت کے نیچے مشہور نعت گو بہزاد لکھنوی کا مزار ہے۔ ان کی لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عاشق رسول صلعم

حضرت بہزاد لکھنوی نیازی

عمر ۷۹ سال

تاریخ وصال ۲۳ر رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ بروز جمعرات

مطابق ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بوقت ۶ بج کر ۲۵ منٹ شام (مغرب)

یوم تدفین بروز جمعۃ الوداع

بہزاد کی قبر سے دس میٹر جانب جنوب ان کے بڑے صاحبزادے انور بہزاد کی قبر ہے اس کی لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

گوشۂ آخر

انور بہزاد

جگر گوشۂ اول

عاشق رسول حضرت بہزاد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت	تاریخ وفات
۲۰ر اکتوبر ۱۹۲۰ء	۱۰ر صفر المظفر ۱۴۰۰ھ
	مطابق ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۹ء

کر گئی کام عجب خدمتِ انور بہزاد
جدّ کی درگاہ میں ہے جنتِ انور بہزاد

لوحِ مرقد پہ لکھو جا کے یہ تاریخ وفات
عرصہ رحم افزا تربت انور بہزاد

۱۹۷۹ء

یہ احاطہ "دربار صابریہ نیازیہ" کے نام سے موسوم ہے اور وہاں ایک سجادہ نشین بھی بیٹھ گئے ہیں۔ احاطے کے اندر ایک مسجد بھی زیر تعمیر ہے جو "مسجد بہزاد" کے نام سے موسوم ہے۔

پرانی نمائش کی طرف سے اگر شاہراہ قائدین پر چلیں تو قائد اعظم محمد علی جناح کے مقبرہ سے عین جانب جنوب ایک فرلانگ کے فاصلے پر ایک ٹیلے پر سرخ رنگ کا جھنڈہ لہراتا نظر آتا ہے۔ یہ جھنڈہ حضرت علامہ سیماب اکبر آبادی کی قبر پہ نصب ہے۔ علامہ مرحوم کا انتقال ۳۱ر جنوری ۱۹۵۱ء کو ہوا تھا۔ ان کی سبز رنگ کی قبر اندر سے کچی ہے۔ اس پر پہلے کتبہ نصب تھا لیکن اب نہیں ہے۔ ڈیرہ دون کا ایک مہاجر جمیل احمد عرف فدا حسین مجاور بن کر قبر پہ بیٹھ گیا ہے۔ اس نے ایک قریبی مکان کی دیوار پر موٹے حروف میں علامہ سیماب اکبر آبادی کا نام

اور تاریخ وفات لکھوادی ہے۔ کاش علامہ مرحوم کے صاحبزادے اپنے والد کی قبر پر کتبہ لگوادیں۔

کراچی کی ایک پرانی آبادی لیاری میں برلب سڑک اثنا عشریوں کا ایک قبرستان ہے جو "علی باغ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس قبرستان میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب سر سیّد رضا علی کی قبر ہے۔ ان کی لوح مزار کے باہر کی جانب یہ عبارت کندہ ہے:

هو الحی القیوم

لا تقنطوا من رحمتہ اللہ

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً

سر سید رضا علی مرحوم و مغفور

تاریخ ولادت	تاریخ وفات
۱۴ مئی ۱۸۸۰ء	۱۵ اگست ۱۹۴۹ء

یہ مزار سر سیّد رضا علی صاحب مرحوم و مغفور کا ان کی دختر نے تعمیر کروایا۔ دسمبر ۱۹۵۰ء

لوح مزار کے اندر کی جانب یہ عبارت منقوش ہے:

۷۸۶

هو الباقی

آہ سر سیّد رضا، سمتِ علی رخصت ہوئے
یہ رہ تسلیم، یہ اقدام بے باک رضا
آئی جب انیسویں شوال اور پندرہ اگست
سوئے جنت کھل گئی راہ طربناک رضا
"یوم آزادی"، جو آیا، ہو گئی آزاد روح
اللہ اللہ اختیار طبع دراک رضا

۶ہ

رفعت و پاکیزگی سیرت کی، کام آ ہی گئی
خاک پاکستان میں آخر مل گئی خاک رضا
قبر پہ سیماب، لکھنا تھا مجھے سال وفات
دی ندا ہاتف نے، لکھ دو "مرقد پاک رضا"

۱۳۶۸ھ

برطانوی دور میں سر رضا علی جنوبی افریقہ میں ہائی کمشنر کے عہدے پر فائز رہ چکے تھے۔ مسلم لیگ کے رہنماؤں میں بھی ان کا نام آتا ہے۔ ان کی قبر کی پائنتی، قبرستان کی جنوبی دیوار کے ساتھ مشہور شاعر آرزو لکھنوی کی آخری آرامگاہ ہے۔ ان کی لوح مزار پہ یہ عبارت درج ہے:

حضرت آرزو لکھنوی

ولادت

بہ مقام لکھنؤ ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ

انتقال

بروز دوشنبہ ۹ رجب ۱۳۷۰ھ

مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۵۱ء

"علی باغ" کی شمالی دیوار کے ساتھ ڈاکٹر مظہر علی خاں، سابق صدر شعبۂ انگریزی وارد و پشاور یونیورسٹی کی قبر ہے۔ ان کی لوح مزار پہ یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَفَدتُ علی الکریم بغیر زادٍ مِنَ الحُسنَاتِ وَالقلب السلیم
وَحملُ الزّادِ اَقبحُ کُلّ شیئٍ اِذَا کَانَ الوُفُودُ علی الکَرِیم

ڈاکٹر مظہر علی خاں مرحوم

صدر شعبہ ادبیات ولسانیات جامعہ پشاور

رشید ترابی کے چھوٹے بھائی

تاریخ وفات روز جمعہ یکم جنوری ۱۹۷۱ء

۳ر ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ

باامام المتقین علی

۱۹۷۱ء　　　از سبطین امروہوی

ڈاکٹر مظہر علی خاں کی قبر سے جانب جنوب مشرق چھ سات میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر سیّد آلِ رضا دفن ہیں۔ ان کی لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

۷۸۶

لوح مزار سیّد آلِ رضا

۱۳۹۸ھ　　　نتیجہ ر فکر سید ضیار الحسن موسوی

نسیمؔ اِس قبر میں پنہاں ہے دولت ملک وملّت کی
خدا کے واسطے ٹھہر و ذرا، الحمد تو پڑھ لو
نہ بھٹکو فکر میں تاریخ رحلت کی، اِدھر آؤ
یہی ہے مدفن آلِ رضا، الحمد تو پڑھ لو۔

۱۹۷۸ء　　　نتیجہ ر فکر نسیم امروہوی

سیّد آلِ رضا کے قدموں میں ان کی اہلیہ حسینی بیگم (م ۲۸ر فروری ۱۹۸۲ء) دفن ہیں۔ حسینی بیگم کی قبر سے جانب جنوب مشرق چھ میٹر کے فاصلے پر استاد قمر جلالوی کی آخری آرام گاہ ہے۔ ان کی قبر پر یہ عبارت درج ہے:

۷۸۶

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

ابھی باقی ہیں پتوں پر جلے تنکوں کی تحریریں
یہ وہ تاریخ ہے بجلی گری تھی جب گلستاں پر

اردو ادب کے مشہور مقبول شاعر قمر جلالوی

۱۹۶۸ء

سید محمد حسین عابدی استاد قمر جلالوی

یکم شعبان ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء

قمر جلالوی کی وفات پر ماہنامہ قومی زبان کراچی میں ایک تعزیتی نوٹ شائع ہوا تھا۔ کسی تاریخ گو نے "قمرِ رہبر غروب ہوا" سے ان کی تاریخ وفات نکالی ہے۔

۱۹۶۸ء

اسی قبرستان میں غربی دیوار کے ساتھ غسل خانہ کے قریب سر عبداللہ ہارون کی اہلیہ لیڈی نصرت عبداللہ ہارون (م ۲۷ مارچ ۱۹۷۴ء) کی قبر ہے۔

اسی قبرستان میں مشہور شاعر ضیاء الحسن موسوی بھی دفن ہے۔ مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ اس قبر پر ابھی کتبہ نہیں لگا۔ "قومی زبان" کے مطالعہ سے یہ مترشح ہوا کہ ضیاء الحسن ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوا اور ۵۸ برس کی عمر میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو کراچی میں فوت ہوا۔ میں نے یہ بھی کہیں پڑھا تھا کہ اسے قمر جلالوی سے تلمذ تھا۔

اس قبرستان میں کئی مرثیہ گو شاعر اور ادیب دفن ہیں، لیکن ان کی قبروں پر کتبے نصب نہیں ہیں۔